نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۱۱ - جلد ۳ — لودیانہ ۱۸ - مارچ ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

کارسپانڈنٹ صاحبوں کی خدمت میں التماس

بعض بعض کارسپانڈنٹ صاحب اخبار نور افشاں کے دستور العمل پر لحاظ نہیں رکھتے اسلئے التماس ہے کہ حسب قاعدہ مندرجہ ذیل عملدرآمد کریں +

اول خط صاف نستعلیق کہ جو صاف پڑھا جاوے +

دوم اپنا نام بھی نستعلیق خبر کے نیچے تحریر فرماویں +

سوم سنی سنائی یا کر ضلع غیر کی خبر کوئی صاحب تحریر نہ فرماوے +

چہارم اگر خبر دستیاب نہو تو مضامین لکھا کریں مگر تہذیب کا خیال رہے +

پنجم خبر یا مضمون ایسے وقت روانہ کریں کہ دوشنبہ کے روز مطبع میں پہنچ جایا کریں ورنہ خبر بعد میں بیکار البتہ مضمون کارآمد ہوگا +

ششم کوئی صاحب کسی کی اشارۃً یا کنایتاً لفظی یا معنوی مذمت نہ لکھا کریں - اور نہ خوشامد کا اپنا طریقہ رکھیں +

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے کارسپانڈنٹ صاحبان اس دستورالعمل پر ضرور خیال رکھینگے +

ضروری عرضداشت

غذائے روح یا سچائی خوش نغمے اور زمزمے ایک رسالہ (جس میں مسیحی اشعار ہر قسم کے جس قدر قلمی اور مطبوعہ میسر آئے ترتیب سے جمع کئے گئے ہیں) عنقریب چھپنے کو ہو منظور یہہ ہو کہ آخر میں اُن شاعروں کا مختصر حال بھی درج ہو جن کے طبعزاد اُس مجموعہ میں شامل ہیں - اسلئے عرض ہو کہ جو صاحب ذیل کے لوگوں کے نام اور نشان اور عمر اور مختصر حالات عمر خصوصاً اُنکے وطن اور تعلیم اور حالات معاشرت علی الخصوص اُنکے سفر و عاقبت اور مسیح کے پاس پہنچنے کے ذریعوں وغیرہ سے واقف ہوں از راہ مہربانی بندہ کو آگاہ فرمائیں مشکور عنایت ہونگا +

فہرست تخلص شاعران بہ حروف

عامل - اخلاص - تمنا - عامل - غنا - فیض - خورشید - ظاہر - فرحت - آسی - آزاد - سحر - شاہ صاحب - عنایت - مشعر - قاسم - اشرف - شہباز - سفیر انجلو - تدو - شجاعت - عاجز +

ذیل کے رسالوں کی نسبت شاعروں کے تخلص معلوم ہیں نہ نام +

انجیل مسیح منظوم - اُلٹا پلٹا - مبارکباد - توقیر الروح - نعت مسیح - کلام الصفا - قیام مسیح +

الراقم صفدر علی الرسا گر ممالک متوسط

اشتہار

دینی اور دنیوی تاریخ کا مجموعہ

یہہ کتاب دینی اور دنیوی تاریخ کا مجموعہ مولفہ جناب پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب ایسی عمدہ اور نایاب ہو کہ جسکا بیان بباعث عدم گنجایش کے اس وقت ہم نہیں کر سکتے کسی اور پرچہ میں اس کی تقریظ لکھی جاویگی ۰۰۱ صفحہ پر یہہ کتاب طبع ہوئی ہو اور عمدہ عمدہ نقشہجات متعلقہ مضامین بھی اسکے ہمراہ ہیں عبارت سلیس مضامین عام فہم چھاپہ صاف اور خوشخط غرض کہ یہہ صفت موصوف ہو جس کسی صاحب کو خریدنا منظور ہو ایک روپیہ قیمت اور محصول ڈاک بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالے + اور مشن پریس الہ آباد سے بھی مل سکتی ہو +

فضول خرچی کو نام آوری خیال کرتے ہیں

ہر شخص ذی ہوش تسلیم کریگا کہ ہر انسان پر اپنے ہم جنس کی مدد کرنا فرض دوسرے اُسکو مدد دینا واجب ہو جو اُس کا محتاج ہو تیسرے ہر انسان کو لازم ہو کہ محتاج کو مدد دیے ان ہی قاعدوں پر زمانہ سلف سے خیرات یعنے سخاوت کی بنیاد ہو جب ہم زمانہ سابق کی تواریخ دیکھتے ہیں اور سخاوت کا بیان پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہو کہ زمانہ حال سے وہ سخاوت نہایت درجہ اعلیٰ تھی یعنے اُس وقت میں خیرات ایسے محتاجوں کو دیجاتی تھی کہ جو اصلی مستحق ہوتے تھے مگر اب برخلاف اسکے دیکھا جاتا ہو کہ جو شخص لایق امداد کے ہو اُسکی مدد کوئی نہیں کرتا ہو یعنے اپاہج لنگڑے لولے اندھے وغیرہ کو کوئی نہیں دیتا ہو۔ اور سیدوں اور برہمنوں اور پیرزادوں فقیروں کو جو اچھے خاصے ڈنٹے کٹے ہیں اور اپنا وقت عیش و عشرت میں کھوتے ہیں برابر خیرات دیجاتی ہو وے لوگ سوائے خیرات کے پیسے کے اور کچھ کما ہی نہیں جانتے ہیں اور اُن کو دیگر برادری میں فخر کرتے ہیں کہ دیکھو آج ہم نے پیر جی کو اتنا دیا اور ہمنے اپنے گرو کو ایسا خوش کیا بس جب یہہ حال خیرات کا ہو تو کیوں وے کام کر کے ٹکڑا کھاویں۔ بقول شخصے۔ سب کے کھرے وے مسنڈ۔ نہ کریں کھیتی نہ بھریں ڈنڈ۔ جناب سید احمد خاں صاحب بہادر نے بارہا اسی قسم کے مضامین تہذیب الاخلاق میں لکھے مگر کون سُنتا ہو۔ ہم ایسے فقیروں کا کچھ قصور نہیں بتاتے ہیں بلکہ اُنکی تو خوش قسمتی ہو کہ وے بیٹھے بیٹھائے اپنا کام چلاتے ہیں قصور ہو تو اُن ہی کا ہو کہ جن صاحبان نے ایسے مفت خوروں کو مفت خوریکا عادی بنا رکھا ہو اب بھی اگر کچھ خیال کریں تو ہو سکتا ہو یعنے حقداروں کو خیرات دیکر سخاوت کو کام فرماویں اور مفت خوروں سے دست کشی کریں۔

اور اپنا نام بڑھانے کے متفکر نہ رہیں اسی واسطے ہمنے اُسکو فضول خرچی نام آوری کہا ہو جانو کہ اِس سے دین دنیا میں کچھ فایدہ نہیں ہو +

دوسری بنیاد فضول خرچی کی یہہ ہو کہ جو شادی وغیرہ رسموں میں ناچ وغیرہ خوشیوں میں واقع ہوتا ہو شاید ایسی رسموں میں خوشی کرنیکا یہہ مطلب ہوتا ہوگا کہ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ رسم کو بھی غلل انجام دیکر خدا کا شکر اور دلکو خوش کریں +

یہی بنیاد گانے اور مجلس کرنے کی معلوم ہوتی ہو مگر فی الحال زمانہ میں ہندوستانیوں کے بیچ گانے بجانے کا پیشہ ایسے لوگوں کے درمیان ہو گیا ہو کہ اگر اُن لوگوں کے چال چلن اور عیب پر غور کیا جاوے تو ایسے لوگ ہرگز مجلس میں شامل کرنے کے قابل نہیں بلکہ ایسے لوگوں کا مُنہہ بھی نہ دیکھنا چاہئے یہہ اُن لوگوں کی نسبت ہو جو خدا کے شاکر و خوش طبع ہونے کے عوض رنڈی بھڑوں کو دینا بطور رسم قدیمی کے سمجھتے ہیں اور ایک امیر اِس باجے میں دوسرے امیر کی اِس قدر حرص کرتا ہو کہ اپنی حیثیت سے بھی زیادہ خرچ کر بیٹھتا ہو یہہ بات محض بیوقوفی کی ہو اور اسی قسم سے روپیہ شادی وغیرہ میں آتشبازی اور پھلواری میں ضایع ہوتا ہو +

اب ہم بتلاتے ہیں کہ وہ روپیہ جو رنڈی بھڑوں میں تقسیم کیا جاتا ہو وہ کس ترکیب کے ساتھ خرچ کرنے میں خوب ہی غیر حقداروں کی پرورش کرنا تو ہم نے غیر ممکن بتلا دیا ہو کہ اسی وجہ سے اول تو اسی ملک میں سُستی و کاہلی کو بناہ ملتی ہو دوسرے جو اپنی گذران پیدا کرنے کے قابل ہیں اُنکی پرورش کر کے سُستی اور محنت سے بری رکھنا خدا کے قدیمی قانون کے برخلاف کرنا ہو اور جو لوگ مانگنے کے سوا دوسرا پیشہ بھی کرتے ہیں اُنکو خیرات دینا دریا میں مانند نمک پیالہ پانی ڈالنیکے ہو بس اگر یہہ کلیہ رواج ملک ہند میں ہو جاوے

کہ ہر شادی و رسموں وغیرہ میں رسم ادا کرنیوالا جتنا کہ دھوم دھام و ناچ کود میں صرف کیا کرتا ہو۔ اُسکا دسواں حصہ و رنہ اُس سے بھی کم موافق اپنی حیثیت کے ایک عام چندہ جمع کرے اور اُس چندہ میں ترکیب مندرجہ سے جتنا جمع ہو وہ مفید کاموں میں خرچ کیا جاوے تو نہایت واجب ہو +

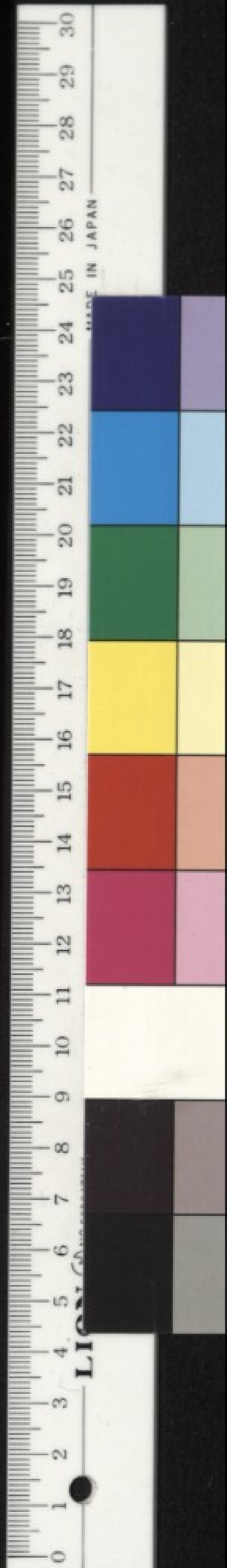
غور کرنے کا مقام ہو کہ آجتک جتنی شادیاں دھوم دھام سے ہوئی ہیں اُنکا تو کیا ذکر ایک سال ہی گذرے پر کوئی یاد نہیں رکھتا صرف ایک لحظہ تک آدمیوں کی واہ واہ رہتی ہو بلکہ کوئی دل میں خرچ کرنے والے کو بیوقوف اور برباد کرنے والا بھی سمجھتا ہو۔ چنانچہ وہ منہہ پر اُس کی فیاضی کی تعریف کریں اور کرتے ہیں اگر ایک آدمی ہمارے کہنے پر عمل کرے تو البتہ لوگ طعنہ دینگے۔ لیکن جو یہہ رواج عام ہو جاوے تو جو شخص چندہ زیادہ دیگا اُسکی اتنی ہی تعریف ہوگی جتنی اندنوں فضول خرچ کرنے والوں کی ادا کی جاتی ہو +

مفید عام کاموں کی تفصیل یہہ ہو +

کہ بعض غریب محتاج تحصیل علم کا شوق رکھتے ہیں لیکن اُنکے آگے اسقدر سرمایہ نہیں ہوتا ہو کہ وے اپنے مفید شوق کو پورا کر سکیں۔ پس اُس چندہ میں سے ایسے لوگوں کی دستگیری کری جاوے اور ہر طرح کی امداد دی جاوے جو انسان اپنی ہی وقتوں کے دفع کرنے کی فکر کرتا ہو اُس میں اور حیوان میں کچھ فرق نہیں ہو۔ حاصل کلام یہہ ہو کہ انسان کو لازم ہو کہ اپنے ہم جنس کی بہبودی میں سعی و کوشش کرے +

دویم چندہ مذکور سے ہر یک شہر میں یتیم خانے بنائے جاویں جن میں یتیم اور بےکسوں کی پرورش ہو چونکہ اول مرتبے ہر انسان کو محتاجوں کی مدد کرنی لازم ہو یہی لوگ سخاوت کے لایق اور حاجت مند ہیں +

سوم۔ اگر گنجایش ہو تو شفا خانے و مدرسے و خیرات خانے وغیرہ بھی مقرر ہوویں جو کہ حقیقی سخاوت کے کام ہیں +





خیالات شیخ چلی

نقل ہے کہ ایک غریب انڈا ہاتھ میں لئے ہوئے یوں فکر کرنے لگا کہ کیا خوب ہے میں اِس انڈے کو مرغی کے نیچے رکھونگا اور اُس سے ایک مرغی پیدا ہوگی جو بہت انڈے دیگی اُنسے بہت سے مرغ اور مرغیاں پیدا ہو جائینگی اُن کو بیچ کر میں ایک بکری لونگا اور اُس سے ایک بڑا گلہ بکریوں کا ہو جاویگا۔ اُنکو بیچکر میرے پاس گائے بیل کا بڑا گلہ ہو جائیگا بلکہ زمین اور گھر اور بہت سی دولت ہو جائیگی۔ تب میں کسی امیر کی بیٹی سے شادی کرونگا اور میرے بیٹا پیدا ہوگا اتنے میں وہ انڈا جو اُسکے ہاتھ میں تھا گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ ساری امید دلچسپ اور دور اندیشی کا خواب ایک دم میں کافور ہو گیا +

اکثر اخبارات میں خبر ذیل پائی جاتی ہے کہ میسور اخبار مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۲ء بحوالہ بنگلور اسپکٹیٹر میں لکھا ہے کہ میتھوڈسٹ مشن کے ہنری نارمن صاحب جنکے مضامین عمدہ زمانے میں مشہور ہیں قسطنطنیہ میں مسلمان ہو کر دعوت اسلام کا وعظ فرماتے ہیں +

اس خبر کے حق میں صاحب مہر درخشاں فخر یہ یوں فرماتے ہیں ماشاءاللہ اگر ہزاروں عیسائی مسلمان ہو جائیں اور اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہتے تو اس قدر فایدہ نہوتا جسطرح ایک نارمن صاحب کی ذات سے ہوا۔ اس زمانے کی تواریخوں میں انگلستان سے ہندوستان تک کے مورخ اسبات کو بغیر لکھے نہ رہینگے کہ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ عیسوی امریکہ میں دعوت اسلام کی بنیاد ہنری نارمن صاحب نے قایم کی۔ کاش کہ اُس ملک میں ہنری نارمن صاحب کی کوشش سے مثل ہنری نارمن صاحب کے ایک بڑی جماعت دعوت اسلام کرنیوالوں کی قایم ہو۔ بیشک آج دینی نارمن صاحب کی امریکہ سے ہندوستان تک مثل آفتاب کے بلکہ آفتاب سے زیادہ۔ کیونکہ جب ہندوستان میں آفتاب نکلتا ہے امریکہ میں چھپتا ہے۔ یعنے یہاں کی شام وہاں کی صبح اور وہاں کی شام یہاں کی صبح ہوتی ہے۔ اور یہہ نور ایمان نارمن صاحب کا یہاں اور وہاں برابر جلوہ گر ہوا۔ امریکہ والے نارمن صاحب کی اِس کوشش پر حیرت زدہ ہونگے اور ملایک آسمان پر ثناخواں۔ ہر ایک ملک کے باشندے نارمن صاحب کو پہچان گئے ہونگے اور ہم دل سے نارمن صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اگر نارمن صاحب کوئی ملک فتح کر لیتے تو اتنی اُنکی ناموری نہ ہوتی۔ اور کچھ ناموری ہوتی بھی تو اتنی پایدار نہ تھی کیونکہ دنیا میں ملکوں کی فتح و شکست تو ہر سال ہوتی رہتی ہے لیکن کبھی کو نہ بھولیگا کہ ۱۸۸۲ء میں پہلا وعظ دعوت اسلام کا امریکہ میں نارمن صاحب نے کیا +

اس موقعہ پر صاحب موصوف اپنے ہموطنوں کو سختی سے ملامت کرتے ہیں کہ +

افسوس ہم لوگوں میں کوئی اس لایق نہ نکلا جو اسطرح کا حوصلہ ظاہر کرتا۔ شاید اسکی وجہ یہی ہوگی کہ خدا نے ہم لوگوں کی کم ہمتی اور عیاشی اور غفلت کی سزا میں ہم میں سے کسی کو اس لایق نہ پایا کہ یہہ مقبول خدمت ہم سے لے لیکن باوجود اسکے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی کم ہمتی اور عیاشی اور غفلت کے دیکھنے سے صاحب موصوف کی آنکھوں سے آنسو بکثرت بہتے ہیں تو بھی نارمن صاحب کی ہمت اور کامیابی دیکھکر شکستہ دل کو تسلی ہوتی ہے جس سے یہہ کہہ سکتے ہیں +

اب کہاں ہیں امریکن مشن لودیانہ کے پادری وہیری صاحب جنہوں نے تمام ہندوستان میں نور افشاں کو پھیلا رکھا ہے +

پادری صاحب نے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لی ہوتی چراغ کے نیچے اندھیرا پادری صاحب امریکہ سے آکر ہندوستان میں نور افشاں کے وسیلے سے عیسائی مذہب کا اعلان کر رہے ہیں مگر اسکی خبر نہیں کہ امریکہ میں نارمن صاحب اسلام کے فضایل بیان کر رہے ہیں سچ ہے کہ مشعلچی خود اندھا ضرور ہوتا ہے نور افشاں کے جاری کرنیکا حاصل یہی ہے نارمن صاحب ساری امریکہ کو نور ایمان سے منور کر دیگے اور نور افشاں زحل ستارہ کی خاصیت دکھیگا +

لیکن یہاں بعینہ اسلام جو صاحب اخبار کے ہاتھ میں تھا گر گیا کیونکہ ہم صاف ثابت کر سکتے ہیں کہ وہ تمام احوال پادری نارمن صاحب کا مطلقاً جھوٹھ ہے ہم دریافت کر چکے ہیں +

(۱) یہہ کہ کبھی کوئی میتھوڈسٹ پادری شہر قسطنطنیہ میں ہوا نہیں۔ (۲) یہہ کہ شہر قسطنطنیہ میں کوئی پادری کبھی مسلمان نہیں ہوا۔ (۳) یہہ کہ کسی ولایت کے پادری نے کبھی ملک امریکہ میں جا کر اسلام کی منادی نہیں کی +

غرض یہہ تمام ماجرا جس پر اتنا فخر ہوا محض گپ شپ ہے اور بس +

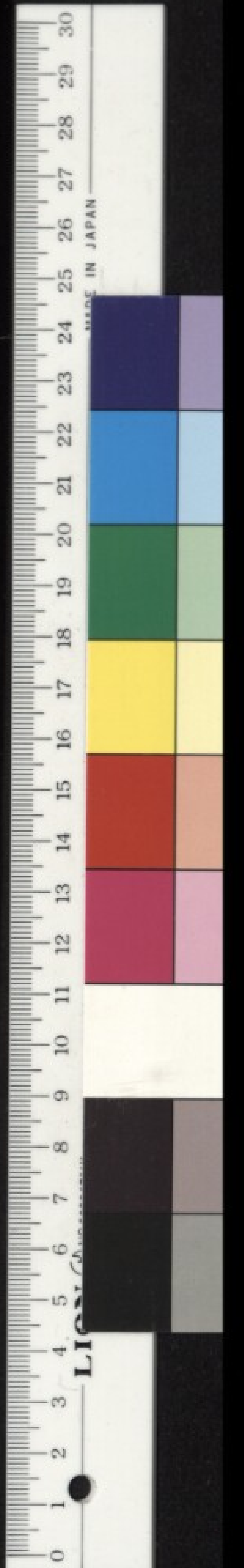
مراسلات

سید احمد علی صاحب دہلوی کا وعظ در باب نسخ

مہتمم صاحب اخبار نور افشاں سلامت

تسلیم۔ مولوی سید احمد علی صاحب دہلوی کا وعظ مطبوعہ ۱۵ فروری ناسخ و منسوخ کے بیان میں معاینہ ہوا اور میں نے اس مباحثہ کو کمال خوشی کے ساتھ پڑھا اور اُسکی کیفیت سے مذاق نہایت شیریں ہوا کہ اُس میں مولوی صاحب نے بڑی صفائی سے بلا تعصب اس مضمون کو بیان کیا ہے جسکا نظیر مانند کمتر دیکھنے میں آیا لیکن چونکہ وہ ایک جگہہ اُنکی رفتار میں لغزش پائی گئی اُسکا دکھانا اور جتانا

ضرور ہوا کہ اِس میں نظرِ ثانی فرماویں اور درستی کیطرف لاویں کاش تمام اہلِ اسلام وعظ و بحث کرنیوالے اسی قسم کی ہوتے تب ترویج نسخ جو درمیان محمدیوں اور مسیحیوں کے چلی آتی ہے کم ہو جاتی اور کسی کو مُنہہ نہ دکھلاتی نسخ کی تفسیر مولوی صاحب نے یہہ کی ہے کہ ہم اہلِ اسلام نسخ کے معنے موقوف یا پورے ہونیکے کہتے ہیں اور عیسائی نسخ کو ابطال ہی کے معنوں میں سمجھے ہوئے ہیں سو یہہ غلط سمجھے۔ پھر اِس تفسیر کے ساتھ پیش ہو مولوی صاحب نے امکانِ نسخ کو دو طرح پر ثابت کیا اول بوجہ حوادث اور عجایب رنگا رنگ کہ تبدل صحت و مرض اور مُفلسی اور لاچاری کا ساتھ دولت و ثروت کے ہے اور کمزوری کا ساتھ قوت کے اور سلطنت کا ساتھ گدائی کے اور عزت کا ساتھ ذلت و بینوائی کے اور روشنی کا ساتھ تاریکی کے اور موسم کا ساتھ دوسرے موسم کے۔ دوم تبدل احکام شرعیہ سے اور اُسکے بیان میں تفسیر فتح العزیز سے نقل کیا کہ احکام الٰہیہ جو لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں خواہ جنس احکام تکوینیہ ہوں خواہ جنس احکام شرعیہ کی سے ہوں دو قسم ہیں یا خاص ہیں یا عام ہیں یا خصوصیت اُنکی بہ نسبت اشخاص کے ہے کہ وہ احکام انہیں شخصوں کے واسطے ہیں دوسرونکے واسطے نہیں یا بہ نسبت کسی زمانہ کے کہ اُسی وقت میں موجود ہوں اور دوسرے وقت میں موجود نہوں پس جو کہ خاص ساتھ اشخاص کے ہیں تا بقائے اشخاص کے باقی رہتے ہیں اور بعد اُسکے منسوخ ہو جاتے ہیں اور جو کہ ساتھ کسی زمانہ کے ہیں باقی رہنے اُس زمانہ تک وہ بھی باقی رہتے ہیں اور بعد گذر جانے اُس زمانہ کے موقوف ہو جاتے ہیں خواہ وہ زمانہ گذرنیوالا قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن شریف خواہ وہ زمانہ گذرنیوالا طویل ہو مثل احکام شریعتوں پہلی کی اور یہہ تبدیل تغیر منافی ثبوت اُن احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہیں اسواسطے کہ وجود اُنکا انہیں اوقات و ازمان تک ثابت ہوا تھا تمام احکام تکوینی کی جو اس قسم کے ہیں جیسے صحت و مرض و غنا و فقر کہ لوح محفوظ میں کسی شخص کے لئے ایک وقت معین تک لکھی ہوئی ہیں اُسی وقت تک رہینگی بعد اُسکے منسوخ ہو جاوینگی اور جو احکام عام ہیں بالکل قابل نسخ کے نہیں تا ابد الاباد باقی و برقرار ہیں۔ یہاں تک مولوی صاحب کی رائے نسخ کی بہ نسبت ہم بالکل تسلیم کرتے ہیں اور اُسکو خلاف مسلمات عیسائیوں کے نہیں سمجھتے ہم بالکل اقراری ہیں اسبات کے کہ اس قسم کا نسخ نہ صرف ممکن ہی ہے بلکہ ہمیشہ احکام الٰہیہ میں تکوینیہ ہوں یا شرعیہ واقع ہوتا رہتا ہے ہم بخوبی مان لیتے ہیں کہ خدا کے احکام دو قسم کے ہیں عام اور خاص خاص یا دائمی یا موقت خاص وہ ہیں کہ کسی گروہ خاص یا کسی زمانہ خاص کیواسطے ہوں اور عام وہ ہیں جو کہ تمام عالم کیواسطے ہوں اور ابدی وہ ہیں جو انقراض زمانہ سے موقوف نہوں اور موقت وہ ہیں جو خاص زمانہ کیواسطے ہوں مثلاً چوری زنا وغیرہ کی حرمت ابدی اور عام ہے اور طلاق و کثرت ازدواج و رجم زانیہ و ختنہ و عید فسح وغیرہ خاص و موقت تھی ہم ان باتوں کا اقرار کرتے ہیں انکار نہیں کرتے معلوم نہیں مولوی صاحب کہاں سے کہتے ہیں کہ عیسائی نسخ کے منکر ہیں تعجب یہہ ہے کہ اکاٹسی جاکے خود ہی دکھلاتے ہیں کہ قسیس فلمیں اور ڈاکٹر فرنچ صاحب اور ڈاکٹر فنڈر صاحب فرماتے ہیں کہ نسخ نہ کہ ممکن ہے بلکہ احکام شرعیہ میں واقع ہے فرنچ صاحب کا بیان یہہ ہے کہ بعض احکام شرعیہ مغز کی مانند ہیں اور بعض پوست کی اور فنڈر صاحب یوں فرماتے ہیں کہ بعض احکام ظاہری ہیں اور بعض باطنی جو کہ بمنزلہ پوست کے ہیں یا ظاہری ہیں وہ قابل نسخ ہیں اور جو کہ بمنزلہ مغز کے ہیں یا باطنی وہ قابل نسخ نہیں اور قسیس فلمیں کا بیان بھی مطابق اسی کے ہے میں حیران ہوں تو بھی مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی لوگ اِس قسم کے نسخ سے منکر ہیں اسطرح کی کلام وہی مثال رکھتی ہے کہ سعدی برسر شاخ و بن می برید * خداوند بستان نگہ کرد و دید * بگفتا کہ این مرد بد میکند * نہ با من کہ با نفس خود میکند * خود انہیں کی تحریر پکار رہی ہے کہ وہ اسی طرح مقر ہیں جیسے کہ مولوی صاحب باقی رہا قول ڈاکٹر فنڈر صاحب کا کہ نسخ خدا کے کلام میں واقع نہیں ہو سکتا اُسکے یہی معنی ہیں کہ باطنی احکام جو بمنزلہ مغز کے ہیں اور جنکو مولوی صاحب احکام دوامی کا لقب دیتے ہیں منسوخ نہیں ہو سکتے تحقیق و توجیہہ کا قاعدہ کلیہ علما و فضلا کے درمیان یوں جاری ہے کہ کلام کسی عالم کی جو کسی مضمون کی بابت مصرح بیان کی گئی ہو روشنی ڈالتی ہے اُسموقعہ پر اور مقام پر جو مجمل اور غیر مصرح واقعہ ہوا ہو اور اُسکی تفصیل اُسیکی کلام سے ڈھونڈھنی چاہئے کہ مطابقت پیدا ہو پس جبکہ ڈاکٹر فنڈر صاحب نے میزان الحق کے کسی مقام میں صفائی سے بیان کر دیا ہو کہ خدا کے ظاہری احکام میں نسخ واقعہ ہے تو مقام مجمل کو کہ جس میں اسی قدر تحریر ہوا کہ احکام الٰہیہ میں وقوع نسخ ممکن نہیں بچکتا ضرور سمجھ لینا چاہئے کہ باطنی احکام سے یہاں مراد یہی ہے نہ کہ ظاہری سے علاوہ بریں مولوی صاحب کو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے میزان الحق کے اُسی باب کے پڑھنے سے جسمیں فنڈر صاحب نے نسخ کا انکار کیا ہے کہ صاحب موصوف نسخ کو باطل کرنا سمجھ گئے ہیں نہ کہ پورا کرنا کیونکہ خود ہی وہ کہہ رہے ہیں کہ انجیل توریت کو باطل نہیں کرتی بلکہ پوری کرتی ہے اور تمام باب اسی بیان میں مذکور ہوا اگر نسخ کے معنے پورا کرنا سمجھے تو ہرگز منکر نہ ہوتے اور مولوی صاحب کو یہہ بھی معلوم رہے کہ وہی پادری صاحبان نسخ سے ابا و انکار لاتے ہیں جو نسخ کو باطل ٹھہرانا یا بسبب نقص کے موقوف کرنا سمجھتے ہیں اب اگر کوئی عیسائی صاحب کسی مکان میں نسخ سے ابطال سمجھ گئے ہوں



اور یہہ سمجھ کے نسخ کے منکر ہوئے ہوں تو تعجب نہ کرنا چاہیے کہ اِس معنے سے خود مولوی صاحب بھی نسخ کے منکر ہونگے اور بحث و نزاع محمدی اور عیسائیونکے درمیان جو اِس سبب سے برپا ہوا ہو وہ بحث و نزاع لفظی ہو نہ کہ معنوی اور یہہ بالکل بیفایدہ اور لاطایل ہو کیونکہ اصل مطلب غیر تقیز کا واحد ہو ہم دونوں فریق متفق ہیں کہ احکام شرعیہ دو قسم پر منقسم ہیں دایمی و موقت یا عام و خاص یا ظاہری و باطنی یا مغز و پوست دوسرا یہہ کہ پہلی قسم کے احکام میں یعنے دایمی عام باطنی اور مغز میں نسخ ممکن نہیں اِس قسم کے احکام ابدالاباد قایم رہینگے جیسے شرک و کفر و زنا و لواطت و چوری و خونریزی وغیرہ یہہ مثل ذات خدا اونکی تغیر و تبدل سے مبرا ہیں تیسرے یہہ کہ دوسری قسم کے احکام جو کہ وقتی اور خاص اور ظاہری اور پوست کے نام سے بتایا او خطاب دیا صرف انہیں احکام میں تغیر و تبدل واقعہ ہوا کرتا ہو اور بس اب میری دانست میں بحث صرف اسی بات پر منحصر رہے کہ آیا احکام توریت و انجیل جو خاص نجات کی بابت ہیں وہ کس قسم میں داخل ہیں عام یا خاص دایمی یا وقتی اگر پہلی قسم کے ثابت ہوں تو نسخ اُنکا ہرگز ممکن نہیں اور اگر از قسم ثانی ہوں تو بلاشک ممکن ہو اِس سوال کا جواب توریت و انجیل کیطرف نظر کرنے سے بخوبی واضح ہوگا توریت و انجیل کے مطالعہ اور اُسکی سیاق عبارت سے خوانندہ کو خواہے نخواہے دل میں یہہ خیال از خود ناشی ہوا کرتا ہو کہ اناجیل میں طریقہ نجات جو کہ مرعی و مذکور ہوا اور مسیح خداوند میں اُسنے اختتام پایا اُس سب کا آغاز اور اشارہ توریت اور انبیا کے صحیفوں میں لکھا گیا اور اناجیل کے وسیلہ انصرام و اتمام پا کر تکمیل ہوا اناجیل کے مطالعہ کنندہ کو بلا غور و فکر یہہ بات خود بخود معلوم ہو جایا کرتی ہو کہ احکام نجات جو کہ اُن میں مذکور ہوئے عام و دایمی ہیں خاص و موقت نہیں اور اِس مطلب کی آیات اِس کثرت سے ہیں کہ اُنکا لکھنے والا نہیں جان سکتا کہ کس کس کو انتخاب کروں اور لکھوں اور کس کس کو چھوڑ دوں اور نہ لکھوں اور اُسکے ابتدا سے انتہا تک یہی سمجھا جاتا ہو کہ نجات مسیح ہی کے وسیلہ سے ہو اور پھر وہی فلک سے نزول فرما کر مخلوقات کو نجات بخشیگا اور اُسکے سوائے دوسرا کوئی اِس قابل نہیں ہو سکتا یہی مضمون ہر ایک آیت سے ٹپک رہا ہو اِسکو کہاں تک کوئی قلمبند کرے لیکن بطور نمونہ واسطے تسلی مولویصاحب کے چند آیات شواہد نقل کئے دیتا ہوں کہ مشتِ نمونہ خرواری اول وہ آیات جنسے عمومیت احکام ظہور کر رہے تھے یوحنا کے تیسرے باب کی ۱۶-آیت خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے یوحنا کا پہلا خط دوسرا باب دوسری آیت اور وہ (یعنے عیسیٰ مسیح) ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو پر فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا ہو اعمال کا ۴ باب ۱۲-آیت اور کسی دوسرے سے نجات نہیں (سوائے مسیح کے) کیونکہ آسمان کے تلے آدمیونکو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں یوحنا کی انجیل کا تیسرا باب ۳۶-آیت جو کوئی بیٹے پر ایمان لاتا ہو ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہو یعنی نجات دایمی ہو اور مخصوص نہیں اور اُسکے ثبوت میں آیات بکثرت موجود عبرانیونکا خط اِس مطلب کو نہایت وضاحت سے آشکارا کر رہا ہو خصوصاً ۵ و ۹ و ۱۰-آیت اُسکی اور دوسری جگہہ بھی ایسکے شواہد بے شمار پائے جاتے ہیں مثلاً یسعیاہ نبی کے نویں باب کی ۶ و ۷ آیت اِس مقام میں نبی مسیح کی نسبت کہہ رہا ہو کہ اُسکی سلطنت کے اقبال کی کچھ انتہا نہوگی اور وہ آجسے لیکر ابد تک بندوبست کریگا پھر دیکھو دانیال نبی کے نویں باب کی ۲۴-۲۷ آیت اِس مقام میں مسیح کے کفارہ کی نسبت پیشینگوئی کی ہو اور لکھا ہو کہ اُس سے رویت اور نبوت پر مہر ہو جاویگی اِس سے صاف نکلتا ہو کہ مسیح کا کفارہ رویت اور نبوت کو ختم کریگا اور اُسکے بعد رویت اور نبوت نہیں ہوگی عبرانیوں کے خط کا پہلا باب ۸ آیت مگر بیٹے کی بابت (خدا) کہتا ہو کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہو یہہ آیت عہد انجیل کے دوام کی نسبت نہایت واضح ہو مکاشفات کے گیارھویں باب کی پندرھویں آیت اور ساتویں فرشتہ نے پھونکا اور آسمان پر بڑی آوازیں یہہ کہتی ہوئی آئیں کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہو گئیں اور وہ ابد تک بادشاہی کریگا اِس سے مسیح کی بادشاہی کی ابدیت اور عدم انقراض بخوبی روشن ہو عبرانیوں کے خط کے ۷ باب کی ۱۷ و ۲۴ و ۲۸-آیت کیونکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ تو (یعنی مسیح) ملک صدق کے طور پر ہمیشہ کے لئے کاہن ہو پر یہہ یعنے مسیح اِسلئے کہ ہمیشہ تک رہنیوالا ہو اِس کہانت کا مالک ہوا-جو دوسرے تک نہیں پہنچتی شریعت کمزور آدمیوں کو سردار کاہن ٹھہراتی ہو پر قسم کا کلام جو شریعت کے بعد ہوا بیٹے کو جو کہ ہمیشہ کے لئے کامل کیا گیا سردار کاہن ٹھہراتا ہو-یہہ تین آیت بھی ہمارے مطلب کو بخوبی ثابت کر رہی ہیں کہ مسیح کی کہانت منقرض نہوگی اور اُسکے سوا اور رسوم خاص جو کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے اپنی جماعت کے لئے مقرر کی ہیں اُنکے اوپر غور کرنیسے بخوبی ثابت ہوگا کہ یہہ انجیل کے مخالف ہو کہ اُس کے سوا یا اُسکے بجائے اور کوئی تعلیم یا طریقہ نجات مقرر ہووے یہہ دو رسوم بپتسما اور عشای ربانی ہو بپتسما کے حق میں مسیح نے یوں ارشاد کیا کہ تم جا کر سب قوموں کو باپ بیٹے اور روح قدس کے نام سے بپتسما دیکے شاگرد کرو اور اُنہیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم دیا ہو اور دیکھو میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں

ہوں اِس حکم سے دو نتیجہ صفائی سے نکلتے ہیں اول یہہ کہ دین مسیحی ساری قوموں کے لئے یعنے عام اور شامل ہی دوسرا یہہ کہ یہہ عمل آخر زمانہ تک رہیگا یعنے دائمی ہی دوسری رسم عشائی ربانی ہی اسکی کیفیت میں یوں مرقوم ہو کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے طعام کھانیکے بعد پیالہ لیا اور کہا کہ یہہ پیالہ وہ نیا عہد ہی جو میرے لہو سے ہی جب تم پیو میری یادگاری کیلئے یوں کرو کیونکہ جب تم یہہ روٹی کھاتے اور یہہ پیالہ پیتے ہو تو تم خداوند کی موت کو جب تک وہ آوے جتاتے رہتے ہو اس بیان سے واضح ہوا کہ رسم عشائی ربانی عیسوی جماعت میں قرب قیامت تک قایم اور دایم رہیگی جب تک کہ وہ نزول فرماویں اور اعداء دین کو خاک میں ملاویں اسی قدر شواہد پر قناعت کرکے یہہ جتلایا جاتا ہی کہ یہہ آیات اور مقدمات نہ اِس قسم کے ہیں کہ انکے پورا ہونے یا اپنی شکل کے ساتھ بدل جانیکی کوئی توقع رکھے یا انسے بہتر جو انکو کوئی خیال میں لاوے اسلئے نسخ احکام انجیل کی بابت نجات مولویصاحب کے قول کے مطابق ہرگز نہیں + فقط باقی آیندہ

بقیہ سیاحت اقلیم کشمیر

بیان کوہ گل مرغ و سون مرغ سیاحین یورپ وہند نے ایام گرما میں اپنی جائے پناہ و سیرگاہ ان دونوں پہاڑوں کو معین فرمایا ہی اس میں تو ذرہ شک نہیں کہ پہاڑ مسبوق الذکر آب و ہوا صحت بخش سے مالامال اور گلہائے رنگارنگ خود رو سے آسودہ حال ہیں اور یہہ بھی سنا ہی کہ کوہ سون مرغ پر ایک قسم کی نبات ہی جو شب کے وقت مثل چراغ روشن ہوکر دمکیں مارا کرتی ہی۔ یہہ پہاڑ راستہ یارقند پر واقع ہی۔ چونکہ صاحبان انگلستان بیہودہ عیاش و کاہل الوجود نہیں ہیں اسلئے وہ اپنی علو ہمتی سے سفر کی تکالیف و تصادیع کو گوارہ کرکے بڑے بڑے بلند پہاڑوں پر تشریف لیجاکر جانوران درندگان کو شکار اور ہر نوع کا تجسس کیا کرتے ہیں۔ ۹ ستمبر کی شب کو شفاخانہ مشن کشمیر کا ایک صندوق مقفل جسمیں دو سو روپیہ کے اوزار ہونگے دو محافظین کی حراست میں سے سرقہ میں گیا پولیس نے بہت تجسس کیا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا +

بیان امرناتھ۔ امسال شب لنگ امرناتھ نے یاتریوں کو جو قرب وجوار سے واسطے پوجا و درشن کے آئے تھے درشن نہیں دی وجہ اسکی یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک سادھو سنیاسی اور ایک سادھو برہمچاری جماعت سے پیشقدمی کرکے روبرو شب لنگ کی حضور میں حاضر ہوکر مقیم ہوئے تھے ازین باعث جائے مخصوصہ معینہ پر برف کا چبوترہ تو بندھ گیا الّا شب لنگ اپنی حقیقی ہیئت سالانہ پر قایم واستادہ نہیں ہوا شاید اُن سادھوؤں پیش آمدہ کی حاضرباشی سے تنفر گیا ہوگا یا یاتریوں سے ناراض ہوگیا ہوگا اسلئے بیچارے یاتری اسقدر دور دراز کا سفر کرکے شب لنگ کی پوجا و درشن سے مایوسانہ محروم گئے۔ لیکن اصل حقیقت یوں ہی کہ اِس سال طماس کے باعث ایام گرما گئے تھے موسم برف جمنے کا جاتا رہا تھا اسلئے برف منجمد نہیں ہوئی والا وائے برحال یاتریان کہ انہوں نے اپنی نادانی سے شب جی کو ناراض سمجھ کر اُن دو سادھوؤں کو منہہ و سرزنش میں ڈالا +

بیان کھیر بھوانی۔ ایک شاخ ہنود دیوی کھیر بھوانی معتقد ہی جسکا معبد و بتخانہ بفاصلہ آٹھ کوس سرینگر ایک موضع میں تعمیر کردہ موجود ہی۔ بیان یوں کرتے ہیں کہ مکان خاص میں ایک چشمہ ہی اکثر اوقات اس منبع سے پانی سفید دل سبزی نکلتا رہتا ہی پس اس پانی کو اہل ہنود بھوانی جی کی مہربانی کا نشان اور علامت سعد و خیر تصور فرماتے ہیں لیکن جب کبھی پانی سرخ مائل بسیاہی نکلا کرتا ہی تو اس پانیکو اہل کشمیر بھوانی جی کے قہر و غضب کا نشان اور علامت نحس ہو اور کسی بلائے شدید ناگہانی کی خیال فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ جب وبائی ہیضہ عالمگیر پھیلتا ہی تو اول اسکے اِس چشمہ سے پانی سرخ سیاہی مائل نکلتا ہی اور سر مہاراجہ صاحب بہادر نے بہت سا دودھ اس چشمہ میں ڈلوایا تھا الّا یہہ علامت منحوس قطعاً مبدل نہیں ہوئی تھی۔ چونکہ بھوانی صاحبہ کو بھوگ کھیر کا لگوایا جاتا ہی اسلئے نام کھیر بھوانی مشہور و معروف ہوگیا ہی +

بیان کشتیان۔ دریائے جہلم و ڈل میں ہر قسم کی صدہا کشتیاں موجود ہیں اکثر صاحبان سیاحان والا شان اپنی خدمت گذاری کے لئے کشتیوں کو ملازم کر لیا کرتے ہیں اور اکثر جملہ سیاحین گاہ بگاہ بذریعہ کشتیاں آتے و سیاحت کرکے محظوظ الحظ ہوا کرتے ہیں لیکن قوم ملاحان از حد کمندۂ ناتراشیدہ و عاقبت نادیدہ ہی اِس قوم نے اہل کشمیر کو بہت بدنام کر رکھا ہی یہہ قوم بعض بعض یورپین کیواسطے سنگ مصادم ہوکر نہیں گمراہی و بیراہی میں لیجایا کرتی ہی اگر اِس قوم کے اعمال نامہ میں سے شمہ بھی تحریر کیا جاوے تو منقار قلم ٹوٹ جاوے اور مکاتب کو بجز اظہار عیوب کچھ ہاتھ نہ آوے +

بیان واپسی۔ چار ماہ تیرہ یوم کی سکونت کے بعد ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو ہمارے ولیفٹننٹ قسیس ابرٹ کلارک صاحب نے ہمراہ جناب ڈاکٹر اسکریون صاحب بہادر و جناب قسیس ڈیوڈ صاحب شاہراہ راجوری بھنبر سے طرف پنجاب بمنفیا کے مراجعت فرمائی۔ یہہ وہی شاہراہ ہی جسکے بارہ میں شاہنشاہ اکبر ابوالفضل کے درمیان یوں ارشاد فرماتا ہی کہ ہمارے آگے آگے دو ہزار سنگتراش سڑک بناتے جاتے تھے اور اسی شاہراہ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب بہادر والی پنجاب کے لشکر جرار نے کشور کشمیر میں داخل ہوکر اور پٹھانوں کو شکست فاش دیکر اپنا تسلط قایم کیا تھا اور اس شاہراہ میں بعض بعض منزلوں پر کہنہ سرائیں عہد سلطنت شاہنشاہ اکبر کی تعمیر کردہ تا ہنوز قایم ہیں مگر مرمت طلب ہیں۔ شاہراہ مسبوق الذکر میں چڑھائی کم لیکن اترائی نہایت سخت و کرخت پیش آتی ہی مگر تندرستی کے بارہ میں راستہ مذکورہ بالا کی آب و ہوا تاثیر اکسیر



اعظم کی رکھتی ہے۔ المختصر دوسری منزل کے شروع میں ہمارے بزرگوار صاحب کا اسباب ٹٹو پر سے گر گیا جس سے صاحب موصوف کا بہت سا نقصان و زیان ہوا اور تیسری منزل کے مابین ۱۹ ستمبر کو ہمارے نامی گرامی قسیس ابرٹ کلارک صاحب کے اپنے یکایک ہوادار کے نیچے سے گر کر قضا کی وہ حالیکہ وہ خوب تندرست تھا اسلئے ہمارے مخدوم صاحب نے منازل باقیماندہ کو تکالیف رفتار و پیچ قطع کیا اور دوسری اکتوبر ۱۸۷۶ء کو ہمارے سفر برکات اثر کا خاتمہ بالخیر ہوا سو للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری + طے ہوئی آجکی منزلیں مسافت میری +

الراقم نرنجنداس الیاس

اخبارات ملکی وولایتی

جالندھر اخبار نور افشاں کے کارسپانڈنٹ صاحب شہر جالندھر سے رقم فرماتے ہیں کہ یکہ والوں نے یہاں پر قانون کے برخلاف عملدرآمد کر رکھا ہے یعنے اُن کو خاص حکم ہے کہ تین سواری سے زیادہ یکہ میں ہرگز نہ بیٹھاویں۔ وے بطمع کرایہ پانچ پانچ چھ چھ سواریاں بیٹھلاتے ہیں اور اگر کوئی کنسٹبل وغیرہ اُنکو منع کرتا ہے تو اُسکو اپنے طور سے راضی کر لیتے ہیں۔ کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ سید عابد حسین صاحب نایب تحصیلدار نے چند مرتبہ جرمانہ بھی کیا مگر کچھ خیال نہیں کرتے۔ اب جناب کپتان ہارکورٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے خوب بندوبست کیا ہے اور ایکدو پر جرمانہ بھی کیا۔ یقین کہ اب تدارک قرار واقعی ہو جاویگا +

رعیہ ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب رعیہ سے رقمطراز ہیں کہ مقام جگدیو ضلع امرتسر میں ایک خاکروب نے ایک مسافر کو بطمع زر قتل کر ڈالا۔ اور اُسکی نعش کنوئیں میں پھینکدی مالک کنوئیں کو جب خبر ہوئی تو اُس نے پولیس میں اطلاع کی ڈپٹی انسپکٹر صاحب اجنالہ و رعیہ نے خوب کوشش و عرقریزی سے قاتل مع اسباب مقتول کے گرفتار کیا اب مجرم اقبالی ہے +

پشاور ہمارے ایک عنایت فرما مقام پشاور سے تحریر فرماتے ہیں کہ بارش تمام ضلع پشاور کے دیہات و قرب و جوار میں خاطرخواہ ہو گئی ہے اور تمام کھیتیاں جیسی پژمردہ تھیں اب سرسبز ہو گئی ہیں +

اُن اشخاص کو جنہوں نے مہاراجہ ٹراونکور کے مسروقہ زیورات کے سراغ لگانے میں کوشش کی تھی چار ہزار روپیہ بطور انعام دیا گیا +

الہ آباد اور مظفرنگر اور بدایوں کے بعض دیہات میں یہہ دریافت ہوا ہے کہ بجائے لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد مساوی ہونے کے لڑکے ۵۹۰۴۸- اور لڑکیاں ۳۴۸۴۳ تھیں اور یہہ سمجھا جاتا ہے کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصے میں چالیس اور پچاس ہزار کے درمیان لڑکیاں یا تو ہلاک کی گئیں یا غفلت اور بیرحمی کے باعث مر گئیں +

سیلون کی آبادی قریب بیس لاکھ پچاس ہزار کے ہے کل آبادی میں سے معدود من کاتھلکو کے دو لاکھ پچاس ہزار یا فیصدی دس عیسائی ہیں انمیں سے پراٹسٹنٹ صرف پچاس ہزار ہیں +

۲۴- فروری کو شاہ مرحوم سیام کے ۳۲ ویں شاہزادے نے وفات پائی +

لنڈن کے عجایب خانہ میں چند لوحیں ایسی ہیں جن کا طوفان نوح کا کچھ حال مندرج ہے اب مسٹر جارج سمتھ صاحب نے ایک پر انمیں سے برج بابل کی تعمیر کا حال دریافت کیا ہے یہہ لوح بہ نسبت اُسکے جس پر طوفان نوح کا حال لکھا ہوا ہے عجیب تر ہے۔ یوں بیبل کی صداقت پر پتھروں سے بھی شہادت ملتی ہے +

مہاراجہ ریوا- اخبار پانیر بیان کرتا ہے کہ بباعث بدنظمی کے مہاراجہ صاحب ریوا نے سپریم گورنمنٹ سے یہہ درخواست کی ہے کہ ہماری ریاست کا انتظام ملکی گورنمنٹ اپنے اختیار میں کرے +

گرانی کرایہ لارنس گزٹ میرٹھ کے ایک کارسپانڈنٹ دہلی سے رقم فرماتے ہیں کہ دہلی میں بتقریب دربار مکانات کا کرایہ صاحب لوگوں کے واسطے نہایت گران ہو گیا ہے یہاں تک کہ ایک مکان کا دس روز کے لئے ایکہزار روپیہ کرایہ دینا چاہا اور پھر بھی وہ مکان نہ ملا غرضیکہ مکانوں کا ۶۰ یا ۸۰ روپیہ سالانہ تھا اب بایام دربار سو روپیہ روز ہو گیا +

فرقہ برہمو کے ایکٹ شادی کے بموجب (یعنے ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ء) اول ہی سال میں ۹ شادیاں ہوئیں سال گذشتہ میں کلکتہ رنگپور ڈھاکہ اور باقرگنج میں صرف چار اہل برہمو کی شادیاں وقوع میں آئیں خاص کر یہہ بات قابل غور ہے کہ ان میں سے تین بیوہ تھیں اور دو کی شادیاں مختلف ذاتوں میں ہوئیں- اور طرفین نوجوان تھے اور سوائے ایک کے جو رذیل قوم میں سے تھی باقی لکھ پڑھ سکتی تھیں +

بتیاہ کے جنگلوں میں چند روز ہوئے ایک خوبصورت گینڈے کی مادہ گولی سے ہلاک کی گئی کہتے ہیں کہ وہاں کے لوگوں نے اول مرتبہ اُسکو دیکھا تھا +

دہلی میں جناب ویسرائے بہادر کے دربار کے لئے بڑی بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں بڑی بھاڑ ہوگی چنانچہ پونیر کا ایک کارسپانڈنٹ مقام دہلی سے رقمطراز ہے کہ جسوقت سرداران بسواری فیلان جناب ویسرائے بہادر کے ہمراہ دارالسلطنت مغلیہ کے بازاروں و کوچوں میں گذرینگے تو وہ تماشا قابل دید ہوگا +

شنگہائی کے ایک اخبار میں لکھا تھا کہ ایک عورت کی لاش ہاتھ پاؤں میں کیل لگے ہوئے دریا میں تختے پر بہتی ہوئی

بڑی گئی اور ایک آدمی کا سر اُس عورت کی لاش کے کپڑے میں بندھا ہوا تھا دونوں کو شہر پوشل کے حکام کے یہاں پہنچایا گیا تا حال اصلیت اُسکی دریافت نہیں ہوئی مگر معلوم دیتا ہو کہ وہ کم بخت بد چلن ہوگی اور اُسکے رنجیدہ خاوند اور رشتہ داروں نے ایسا کیا ہو اسی طرح بیکین کے گزٹ میں مرقوم ہو کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی عیاشی سے تنگ آکر اُسے ایک چونے کے تھیلے میں بند کروایا جس سے وہ بباعث حبس دم کے مرگیا اس کام میں متوفی کے باپ اور بیٹے نے بھی اُس عورت کو مدد دی تھی +

پادری بیٹ صاحب مقیم بنارس نے ہندی زبان کی ایک ڈکشنری تصنیف کرکے ڈاکٹر لازرس صاحب کے چھاپہ خانہ میں طبع کرائی ہو یہ ڈکشنری نہایت ہی عمدہ اور مفید اور اس میں پچیس ہزار جدید الفاظ جو کسی لغت میں نہیں پائے جاتے ہیں قیمت اُسکی سولہ روپیہ ہو +

راجپوتانہ ریلوے۔ درمیان جیپور اور سانبھر کے ریلوے مسافروں کی آمد و رفت پہلی مارچ سے جاری ہونیوالی تھی سو جاری ہوگئی ہو +

الہ آباد۔ اندنوں وہاں شرابی گوروں اور افغان میوہ فروشوں میں فساد ہوا چونکہ میوہ فروش گوروں سے کمزور تھے اس لئے اُنکا بُرا حال تھا۔ اب وے ہسپتال میں ہیں +

موقوفی۔ تار برقی کے علاقہ میں کچھ عرصہ سے عورتیں ملازم تھیں۔ اب لارڈ جان میزس صاحب نے اُن عورتوں کا امتحان لیا بہت عورتیں اُس امتحان میں ناکامیاب رہیں۔ اس لئے نوکری سے موقوف کی گئی ہیں +

جھگڑا روم و اسپین سے خبر لنڈن پہنچی اور وہاں سے یہاں معلوم ہوا کہ اشتہار تخت نشینی بارھویں بادشاہ اسپین سے درمیان شاہی خاندان کی روم اور اسپین کے جھگڑا ہو رہا ہو۔ جس کا فیصلہ مشکل معلوم ہوتا ہو +

یارقند میں تجارت ترقی پر ہو سب جگہہ سے سوداگری مال بکثرت آتا ہو انگریزی علاقہ سے ۹۰ گھوڑے بوجھ کے بھرے ہوئے پٹھان سوداگر وہاں لیگئے راستہ میں بڑی حفاظت اور امن رہا۔ روس کے سوداگر بھی اپنا مال تجارتی لائے۔ سرحد کشمیر سے پچھلے دو ہفتہ میں ۶۳ گھوڑوں کا بوجھ آیا ۹ سرحد چین سے ۳۷ گھوڑوں کا بوجھ کشمیر کو اور ۱۱ کا سرحد چین کو روانہ ہوا +

مہاراجہ ترادنکور ۲۲ فروری کو دہلی سے اپنی ریاست کیطرف تشریف لیگئے دہلی کے دربار تک راجہ صاحب ٹھہرنے کی خبر غلط تھی +

امریکہ۔ ماہ جولائی ۱۸۷۴ء میں دو لڑکے ایک شہر کے باہر بطور سیر جاتے تھے کئی آدمی ایک کو ان میں سے گھبی میں بٹھاکر کافور ہوگئے اُسکے وارثان نے تمام ملک چھان ڈالا اور ہزارہا چٹھیاں اور تار برقیاں مختلف مقامات میں بھیجیں اور سات لاکھ سرکلرات و اشتہارات مشتہر کئے مگر تا ہنوز اُسکا کچھ سراغ نہیں ملا نہ معلوم وہ مرگیا ہو یا اُسکے چرانیوالے اُسے کسی گوشہ نشین کے پاس ایسی جگہہ میں چھوڑ گئے ہیں جہاں اس معاملہ کی نسبت کچھ بھی نہیں سُنا گیا +

دہلی مشن رپورٹ سے خبر ہو کہ ضلع و شہر دہلی میں گذشتہ سال کے درمیان ۴۸۳ آدمی عیسائی ہوئے +

چرچ مشنری سوسیٹی کی رپورٹ سے واضح ہوا کہ گذشتہ سال کے درمیان جنوبی ہندوستان میں ۸۹۹ آدمی عیسائی ہوئے +

صوبجات متحدہ امریکہ میں مابین ۱۸۱۵ء اور ۱۸۷۴ء کے اسرائیلیوں کا شمار ۱۷۰۴۳ سے ۲۷۷۵ ہوگیا ہو علی ہذا القیاس اُنکے عبادتخانے ۳۶ سے ۱۰۲ ہوگئے +

لودیانہ اس ہفتہ میں شادیاں اہل ہنود میں بہت ہوئیں بہت سی براتیں شہر سے باہر گئیں اور باہر سے شہر میں آئیں جسکے باعث شہر میں بڑی رونق رہی شادیوں سے خوشی مگر ان شادیوں میں جو فضول خرچی ہمنے سُنی افسوس آتا ہو کہ بعض بعض صاحبوں نے اپنی حیثیت سے بڑھکر حالت خوشی میں خرچ کیا کاش ہمارا وہ آرٹیکل جو شروع میں ہمنے لکھا ہو اہل شہر کی نظر پڑ جاوے اور وہ غور سے دیکھیں اگر عمل بھی کریں تو تھوڑے عرصہ میں دیکھو کیا کچھ ہو سکتا ہو +

اکثر صاحبان آجکل منتظر انتظام جدید کے تھے سو ہمنے اسیواسطے

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۸ مارچ ۱۸۷۵ء

حفظان صحت

ہفتہ حال میں کل اموات ۱۶۷۰ درج رجسٹر ہوئیں اور ہفتہ گذشتہ میں از روئے مقابلہ ۱۹۹۶ تھیں ۲۔۱ اموات مرض ہیضہ سے ایک فرید آباد ضلع دہلی اور ایک بہادر گڈھ ضلع رہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔ کل اموات بعارضہ چیچک ۲۹۵ سے بڑھکر ۳۱۲ تک ہوگئی ہیں اس مرض سے خاص کر ضلع گجرات میں اموات بکثرت ہیں ٹیکہ کی ترقی میونسپل قصبات ضلع گورداسپور و ہوشیارپور میں بہت ہو رہی ہو ان قصبوں کے ممبران میونسپل کی سعی اور نیک نمونہ کا خاص کر شکریہ ادا کیا جاتا ہو ان ہر دو اضلاع کے قصبات میں تمام اقسام کے باشندے اب ٹیکہ کی قدر سمجھنے لگے ہیں اور اب بہت سرگرمی سے اپنے لڑکوں کی حفظ جان کے لئے ٹیکہ لگانیوالوں کی آمد کے منتظر رہتے ہیں برخلاف اسکے ضلع کرنال میں ہنوز ٹیکہ سے ویسا ہی وہم و وسواس ہو لیکن چونکہ امرتسر اور کئی بڑے پنجابی قصبات کی رائے ٹیکہ کی مدد اور معاون ہو اسلئے امید ہو کہ ضلع